AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 4, Issue 2, Dec 2020, PP: 181-192
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

آبی وسائل کا ذمہ دارانہ استعمال: اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

Responsible use of Water Resources in the Context of Islamic Teachings

Asghar Ali Khan *
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science & Technology, (MUST) Mirpur AJK, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 30 July 2020
Revised 20 Aug. 2020
Accepted30Aug. 2020
Online 31 Aug. 2020

DOI:

Keywords:
Water Resources, Scarcity, Cultivation, Canals, Rivers, Preservation.

ABSTRACT

Water is the greatest blessing of Allah Almighty and the basic necessity of life. Islam directs us to show complete responsibility in using water. Believers are reminded of this blessing in the Qur'ān from various aspects. The Prophet (peace be upon him) also prohibited wasting water. We are enjoined to be careful even while performing ablution. Naturally, Allah will hold extravagant people who waste water, accountable on the Day of Judgment. Scarcity of water has become a severe concern of the world. This article deals with the teachings of the Qur'ān and Prophet Muhammad (peace be upon him) regarding the responsible use of water. The research study elaborates the ways to preserve water in the form of lakes, canals and rivers. The water from these reservoirs is used in cultivation and other use. Allah loves purity and dislikes impurities and filthiness. Therefore, we are commanded not to use dirty water for any sacred purpose. The paper includes a discourse on the types of water to be used for cleanliness purposes. Preservation of water is the responsibility of every individual of the society. Unfortunately, in our society, least care is given to this issue, it is the reason that people are facing extreme shortages of water and if we do not realize it today and if we do not initiate measures for preservation, it would be very difficult for the masses to find pure drinking water enough for their daily use. Rather, as a Muslim, we should be grateful to Allah Almighty for such a blessing and show our responsibility religiously.

*Corresponding Author's email: asghar.iis@must.edu.pk

CC BY

تعارف

پانی جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کی بقاء و تحفظ کا ذریعہ ہے وہیں اَشرف المخلوقات فرائض و واجبات کی درست ادائیگی، سماجی تشخص کی حفاظت، ظاہر و باطن کی پاکیزگی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مگر اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اگر انسان اس نعمت کی ناقدری میں مجرمانہ غفلت کرے، عدم توجہی برتے، فضول خرچی اور بے اعتدالی کی روش اپنائے اور میٹھے ذخائر پر دست درازی کر کے ان کو ناپاک کر دے تو یہ صرف صحت مندی کے لیے ہی نہیں بلکہ زندگی کے تمام شعبہ جات کے لیے تباہی و بربادی کا سامان بن سکتا ہے۔ اور اس نقصان کی تلافی ناممکن ہے۔ اس لیے اس نعمت کے استعمال میں خالقِ کائنات نے جو احکامات و طریقے بیان فرمائے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ایمان داری اور اخلاص کا ثبوت دینا بھی ضروری ہے۔ قرآن و حدیث میں جا بجا پانی کے ذمہ دارانہ استعمال کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس مقالہ میں انہیں نصوص کی مدد سے پانی کے ذمہ دارانہ استعمال کی وضاحت کی جائے گی اور غیر ذمہ دارانہ استعمال کے عواقب و نتائج کو واضح کیا جائے گا، بالخصوص پاکستانی حالات کے تناظر میں اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کیوں کہ پاکستان اس وقت شدید آبی بحران کا شکار ہے اور ملک پاکستان میں پانی کے ذخائر غیر ذمہ دارانہ استعمال کی وجہ سے کمیاب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس آرٹیکل کی وجہ سے پانی کے ذمہ دارانہ استعمال کی اہمیت واضح ہوگی اور ان کے ذمہ دارانہ استعمال کی بدولت آبی بحران پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

پانی کے ذمہ دارانہ استعمال کی ضرورت واہمیت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان میں سے ایک اہم نعمت پانی کی صورت میں عطاء فرمائی۔ پانی حیاتِ کائنات کا جزولاینفک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں اس کی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے اس کے استعمال کے طریقے بھی بیان فرمادیئے۔ کائنات کو پانی سے تخلیق کرنے کی حقیقت کو بھی واضح فرمایا۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ[1]"

کہ ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا، کیا وہ یقین نہیں رکھتے؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خَلَقَ اللهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْمَاءِ[2]"

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا۔

جمادات، حیوانات، نباتات الغرض تمام مخلوق کی بقاء میں پانی کی اہمیت ہے۔ انسان کی ترقی و جستجو کا محور بھی پانی پر منحصر ہے۔ نباتات کی حیات اور نمو کا انحصار ہی پانی پر ہے۔ زمین سے کونپل نکل کر آہستہ آہستہ سایہ دار درخت اور لہلہاتے ہوئے سرسبز پودے کی حیثیت اختیار کرتی ہے۔ اللہ کریم کا ارشاد گرامی ہے:

" وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ[3]"

اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا، اس سے ہم نے ہر چیز کے عمدہ جوڑے پیدا کیے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

" وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا[4]"

اور ہم نے بھرے بادلوں سے بکثرت پانی برسایا تا کہ ہم اس پانی کے ذریعہ غلہ، سبزی اور گنجاب باغ پیدا کریں۔

اسی طرح جمادات میں پتھر، زمین، پہاڑ پانی سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ جب اس مردہ زمین پر پانی برستا ہے تو اس میں ایک نئی زندگی نمودار ہو جاتی ہے۔ خشکی ختم ہو جاتی ہے اور تری ظاہر ہوتی ہے۔

" وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا[5]"

اللہ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کیا۔

جمادات کے متعلق پھر ارشاد فرمایا:

" وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا[6]"

ہم نے آسمان سے پاک صاف کرنے والا پانی برسایا تا کہ ہم کے ذریعے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور ہم اپنی مخلوق انسانوں اور حیوانات میں کثیر کو سیر اب کریں۔

ہمیں ہر حال میں اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ[7]"

کیا تم پینے والے پانی کو نہیں دیکھتے، کیا تم نے اُسے بادلوں سے اُتارا ہے یا ہم نازل کرنے والے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اسے کھارا بنا دیں تو تم شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔

الغرض پانی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر چیز کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس کے بغیر مخلوقات کا وجود ممکن نہ ہے۔ پانی کی اسی اہمیت وضرورت کے پیش نظر شریعتِ اسلامیہ نے اس کے متعلق متعدد احکامات مرتب فرمائے ہیں۔ ہر چیز کی حیات اس پر موقوف ہے۔ دوسری طرف ملک پاکستان کے حالات پر غور کیا جائے تو پاکستان کو ہر سال تقریباً 145 ملین ایکڑ فٹ پانی ملتا ہے لیکن وہ صرف 13.7 ملین ایکڑ فٹ کی بچت کر سکتا ہے۔ پاکستان کو 40 ملین ایکڑ فٹ پانی کی ضرورت ہے لیکن ہمارے سیلاب کا 29 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ ہمارے پاس بہت کم ڈیم ہے۔[8] پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے اور یہی شعبہ ملک میں پانی کے استعمال پر حاوی ہے ، چار بڑی فصلیں (چاول ، گندم ، گنے اور روئی) جو 80 فیصد پانی استعمال کرتی ہیں وہ مجموعی قومی آمدنی (جی ڈی پی) میں صرف 5 فیصد کا حصہ ڈالتی ہیں۔ پانی کے ناقص انتظام کی بدولت ملک میں جو پانی ضائع ہوتا ہے اس کی لاگت جی ڈی پی کے 4 فیصد یا سالانہ 12 ارب ڈالر کے برابر ہے۔[9] کچھ ذرائع کے مطابق کل پانی کا نوے فیصد آب پاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے، جب کہ اس میں سے پچاس فیصد پانی فرسودہ کنوؤں کے نظام اور پانی چوری کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے جس سے پانی کی قلت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی معیارات کے مطابق ایک صحت مند معاشرے میں ایک فرد کو روزانہ کی بنیاد پر 35 گیلن پانی کھانے، پینے، صحت اور صفائی وغیرہ کے معاملات کے لیے درکار ہوتا ہے اگر ہم اپنی 207 ملین آبادی کو یہ پانی فراہم کرنا چاہیں تو اس کے لیے ہمیں صرف 12 ملین ایکڑ فٹ پانی کی ضرورت ہے اور روز بروز کی بڑھتی ہوئی

ضروریات کے مطابق یہ تمام ضروریات 17 ملین ایکڑ فٹ میں پوری ہو سکتی ہیں۔اسی طرح ہماری صنعتی ضروریات آٹھ ملین ایکڑ فٹ میں باآسانی پوری کی جاسکتی ہیں۔صنعتی ترقی اور پانی کی طلب میں اضافہ کی صورتحال کو پیش نظر رکھ کر دیکھا جائے تو اس کے لیے تقریباً دس ملین ایکڑ فٹ پانی کافی ہے۔یہ تمام امور پانی کے ذمہ دارانہ استعمال کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔[10]

پانی اور اِسراف

پانی کے ذمہ دارانہ استعمال کے ضمن میں سب سے پہلے آبی ضیاع کو روکنا ہو گا اور معاشرے کو اسراف کے نقصانات کے متعلق آگاہی دینی ہو گی۔ شریعت مطہرہ میں پانی کے اسراف کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ماہرین لغت کہتے ہیں کہ اِسراف کا لغوی معنی "مجاوزة الحد[11]"حد سے تجاوز کرنا ہے۔یہ بھی کہا جاتا ہے"أسرف فِي مَاله وأسرف فِي الْكَلَام وأسرف فِي الْقَتْل[12]"اس نے اپنا مال خرچ کرنے میں، گفتگو میں، اور جان لینے میں حد سے تجاوز کیا۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

"وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ[13]"

اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو، اس کے ولی کو ہم نے قصاص کا حق عطاء کیا، سو چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ[14]"

اور حد سے نہ گزرو اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ مختلف اَقوال نقل فرما کر اِسراف کا معنٰی بیان فرماتے ہیں:"حضرت ابن جریجؒ فرماتے ہیں کہ ہر چیز میں اِسراف سے منع کیا گیا ہے۔حضرت اَیاس بن معاویہؒ کے نزدیک جس چیز میں بھی اللہ کے حکم سے تجاوز ہو وہ اِسراف ہے۔امام سُدیؒ کے نزدیک اس کا معنٰی ہے کہ اپنے مال اس عطاء نہ کر دو کہ خود فقیر ہو جاؤ۔ابن جریرؒ کے نزدیک بھی اس میں ہر چیز میں اِسراف کرنے سے روکا گیا ہے"[15] امام وہبہ زحیلیؒ اسی کی تفسیر میں اِسراف کی وضاحت فرماتے ہیں:

"والإسراف: تجاوز الحد في كل شيء. والله تعالى يحب إحلال ما أحل، وتحريم ما حرم، وذلك العدل الذي أمر به، فلا يصح تجاوز الحد الطبيعي كالجوع والعطش والشّبع والرّي ولا المادي----الخ"[16]

اِسراف سے مراد ہر شئے میں حد سے بڑھنا ہے۔اللہ تعالیٰ حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کردہ کو حرام سمجھنا پسند فرماتا ہے۔اسی عدل کا حکم دیا گیا ہے اور حد طبعی و فطری بھوک، پیاس، آسودگی اور سیرابی سے تجاوز کرنا درست نہیں۔۔۔۔الخ۔

اِسراف کی اصطلاحی تعریف یہ ہے

"صَرْفُ الشَّيْءِ فِيمَا يَنْبَغِي زَائِدًا عَلَى مَا يَنْبَغِي[17]"

کسی شئے کا ضرورت سے زائد استعمال کرنا۔

امام طحطاویؒ پانی کے استعمال میں اِسراف کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

"الإسراف في" صب "الماء" الإسراف :العمل فوق الحاجه الشرعيه: في فتاوي الحجه: يكره صب الماء في الوضوء زياده علي العدد المسنون والقدر المعهود[18]"

پانی بہانے میں حد سے تجاوز کرنا ہے۔ اِسراف: شرعی ضرورت سے زیادہ عمل ہے۔ ''فتاوی الحجۃ'' میں ہے کہ وضوٗ میں معلوم مقدار اور مسنون حد سے زیادہ پانی بہانا مکروہ ہے۔

شریعت نے وضوٗ کرنے میں بھی ایک حد تک پانی کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ اس سے تجاوز کرنا اِسراف میں آتا ہے اور گناہ کا ارتکاب ہے۔ ترمذی شریف میں اسی کے متعلق حدیث مروی ہے"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثَلاَثًا[19]"نبی کریم ﷺ نے وضو تین تین بار فرمایا۔

اس حدیث کی تشریح میں مبارکپوری ''تحفۃ الاَحوذی'' میں لکھتے ہیں:

"وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ الْوُضُوءَ يُجْزِئُ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ، وَأَفْضَلُهُ ثَلَاثٌ، وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ"[20]

اہل علم کے نزدیک یہی عمل ہے کہ وضوٗ ایک ایک بار کافی ہے، دو بار بہتر اور تین بار افضل ہے، اس کے بعد کچھ نہیں (یعنی تین مرتبہ کے بعد جائز نہیں)۔

اس حدیث کے تحت امام اَحمد اور اِسحاقؒ سے بھی قول نقل فرماتے ہیں:

"لَا يَزِيدُ عَلَى الثَّلَاثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى"[21]

تین سے زیادہ مرتبہ عقل سے خالی انسان ہی کر سکتا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ وضوٗ میں اعضاء کا ایک بار دھونا ہی کافی ہے یا تین بار دھونا چاہیے تو اس بارے میں امام نوویؒ بڑی وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں:

"وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ فِي غَسْلِ الْأَعْضَاءِ مَرَّةً مَرَّةً وَعَلَى أَنَّ الثَّلَاثَ سُنَّةٌ وَقَدْ جَاءَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ بِالْغَسْلِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَبَعْضُ الْأَعْضَاءِ ثَلَاثًا وَبَعْضُهَا مَرَّتَيْنِ وَبَعْضُهَا مَرَّةً قَالَ الْعُلَمَاءُ فَاخْتِلَافُهَا دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ ذَلِكَ كُلِّهِ وَأَنَّ الثَّلَاثَ هِيَ الْكَمَالُ وَالْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ"[22]

اہلِ اسلام کا اجماع ہے کہ اَعضاء کو دھونے میں ایک ایک بار واجب ہے، تین بار سنت ہے۔ احادیث میں ایک ایک بار، دو دو بار، تین تین بار دھونے، بعض اَعضاء کو تین بار، بعض کو دو بار اور بعض کو ایک بار دھونے کے متعلق آیا ہے۔ علماء نے فرمایا کہ یہ اِختلاف ان سب کے جواز پر دلیل ہے، تین بار کمال ہے اور ایک بار کفایت کر جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ مسلمانوں کو اِسراف وفضول خرچی سے منع کیا گیا ہے۔ ساتھ یہ حکم بھی دیا گیا کہ جو لوگ اس کام میں مبتلا ہوتے ہیں ان سے دور رہو اور پیروی نہ کرو"وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ[23]"پھر اِسراف کرنے والوں کے انجام کے بارے میں بالکل واضح انداز میں ارشاد فرمایا"وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ[24]"اِسراف کرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

پانی اور آلودگی

دور حاضر میں جہاں دنیا ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے، وہیں اس کے مضمرات بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ پانی جو کہ ایک نعمت ہے اس کی حفاظت میں دشواری پیش ہے۔ دین اسلام نے پانی کو آلودگی سے بچانے کے احکامات بیان فرمادیئے۔

پانی میں پیشاب و پاخانہ کی ممانعت

اسلام نے اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کے طریقے بیان فرمائے۔ سب سے اہم بات کہ پانی کو گندگی سے محفوظ رکھنا انسانیت کا فریضہ ہے۔ قضائے حاجت فطری عمل ہے مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ جہاں ضرورت ہوئی وہیں اس عمل کو سر انجام دے لیا جائے۔ بلکہ شریعت مطہرہ نے اس کے مختلف طریقے بھی بتائے ہیں۔ پانی کو اس آلودگی سے محفوظ کرنے کے لیے اس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں قضائے حاجت سے منع فرمایا:

"عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ[25]"

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے پانی میں قضائے حاجت سے منع فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پاکیزگی وصفائی کو پسند فرمایا ہے۔ صفائی رکھنے والے سے دوسرے افراد بھی نفرت نہیں کرتے بلکہ اس کو اچھا جانتے ہیں۔ اگر ایک انسان دوسرے افراد کو تکلیف دینے سے اجتناب کرتا ہے، پانی میں اور گزرگاہوں میں پیشاب و پائخانہ نہیں کرتا تو یہ اَحسن تصور کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے راستوں پر پیشاب و پائخانہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

"اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ فِي ظِلِّهِمْ[26]"

لعنت کا سبب بننے والی دو چیزوں سے بچو: صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ وہ (لعنت والی) دو باتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ایک یہ کہ آدمی لوگوں کے راستوں میں قضائے حاجت کرے، دوسرا یہ کہ اُن کے سایہ کی جگہوں میں ایسا کرے۔

جب یہ بات انسان کی عظمت کو اکارت میں ڈالنے کا سبب بنتی ہے تو بچنا اچھا ہو گا۔ ورنہ ہر گزرنے والا اور سایہ میں پناہ لینے والا گندگی کرنے والے پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔ جس سے انسان گناہ گار بھی ہو گا اور لوگ نفرت بھی کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ آج کے دور میں اکثر بسوں و گاڑیوں کے اڈوں پر، تفریحی مقامات مثلاً باغات، سیر گاہوں، پارکوں وغیرہ میں اکثر یہ نظر آتا ہے کہ لوگ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی قضائے حاجت کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ایک قابل نفرت اور مذموم حرکت ہے۔ اس سے خود ہی ناپاکی نہیں ملتی بلکہ دوسرے افراد کے کپڑے اور جسم ناپاک ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے پانی میں قضائے حاجت کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ حضرت اَبو ہریرہؓ سے مروی ہے:

"لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ[27]"

تم میں سے کوئی اس ٹھہرے ہوئے پانی میں ہر گز پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو کہ پھر اس میں غسل کرے۔

آلودہ اور گندے پانی کا استعمال اور اُس کا حکم

آج کل پانی کی بہت زیادہ مقدار ضائع ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات اس میں گٹر کا ناپاک پانی اور گھروں میں استعمال ہونے والے پانی شامل ہوتا ہے۔ یہ پانی خاص طور پر شہری آبادی سے نکل کر دور دراز مقامات کی طرف چلتا ہے۔ اب کیا اتنی کثیر مقدار کے پانی کو کسی استعمال میں بھی لایا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ اس بارے میں فقہاء کے موقف کو جاننا بھی ضروری ہے۔

اَحناف کے نزدیک نجس چیزوں کی دو قسمیں ہیں:۱۔ سیال و بہنے والی مثلاً پانی اور وغیرہ، ۲۔ جامد و ٹھوس، مثلاً خنزیر، مردار، گوبر اور اس طرح کی دوسری چیزیں۔ اس مقام کے حوالے سے دو صورتوں کے علاوہ پانی اور اس جیسی سیال چیزوں سے فائدہ لینا حرام ہے:

"الحالة الأولى: تخمير الطين به، وكذا الجبس والجير، والاسمنت ونحو ذلك، فإنه يجوز، الحالة الثانية: سقي الدواب به، ولكن يشترط لجواز الانتفاع به في الحالتين، أن لا تتغير رائحة الماء أو لونه، أو طعمه[28]"

پہلی صورت: مٹی کا گارا بنانا، چونا، گچ اور سیمنٹ وغیرہ ملا کر استعمال کرنا جائز ہے، دوسری صورت: جانوروں کو سیر اب کرنا اور پانی پلانا بھی جائز ہے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں تب جائز ہیں جب کہ نجاست کی وجہ سے اس پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل نہ ہوا ہو۔

مالکیہ کے ہاں نجس پانی کو کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا ناجائز ہے، مگر اس کے علاوہ کچھ صورتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے (مثلاً گارا بنانا اور جانوروں کو پانی پلانا): "يحرم الانتفاع به في بناء المساجد" مساجد کے بنانے میں یہ پانی استعمال نہیں ہو سکتا۔

شوافع کے نزدیک سیال چیزوں سے دو صورتوں کے علاوہ فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے:

"أحدهما: إطفاء النار، كالنار الموجودة في الفرن ونحوها،ثانيهما: سقي البهائم والزرع[29]"

۱۔ آگ بجھانے کے لیے مثلاً چولہوں میں جلنے والی آگ، ۲۔ جانوروں اور کھیتوں کو نجس پانی سے سیر اب کرنا۔

حنابلہ کے ہاں نجس پانی کا استعمال گارا بنانے اور چونے میں ملانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ استعمال کرنا حرام ہے۔

"لا يجوز استعمال الماء النجس إلا في بل "التراب"، أو الجبس ونحوه[30]"

مسجد اور وہ عارضی جگہ جہاں نماز پڑھنی مقصود ہو وہاں بھی یہ پانی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

ٹیکنالوجی کی موجودگی میں پانی کو بہتر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ پانی کی قلت کا مسئلہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔ اس قلت کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے پانی کو فلٹر کر کے دوبارہ استعمال میں لایا جائے۔

چشموں، کنوؤں اور حوضوں کے پانی کا استعمال

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے لوگ اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مملوکہ زمینوں سے پانی نکالتے ہیں۔ اس طریقہ سے زیرِ زمین پانی کو نکال کر کے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ جس سے گھریلو ضروریات کے ساتھ ساتھ جانوروں کی سیر ابی اور فصلوں کی بہتری ہو سکتی ہے۔ اس پانی سے دیگر افراد بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گاؤں میں نلکہ (Hand pump) لگائے جاتے ہیں جس کے پانی سے چند گھرانے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پانی کو پینے کے لیے استعمال میں لاتے ہیں۔ چونکہ زمین سے نکالا ہوا پانی اکثر اوقات وافر مقدار میں ہوتا ہے اس لیے دیگر افراد کو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق دیا جانا چاہیے تاکہ پانی ضائع نہ ہو۔ حدیث مبارکہ میں بھی پانی کے استعمال میں سب کو یکساں حق دیا گیا ہے۔ کیوں کہ یہ قدرت کا تحفہ ہے کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَاءِ، وَالْكَلَإِ، وَالنَّارِ[31]"

مسلمان تین چیزوں پانی، گھاس اور آگ میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔

اس پانی کو نکلوانے والے کو حقِ شُرب حاصل ہے کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد جانوروں کو پلانے، کھیتوں کو سیر اب کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ دوسرے افراد اگر اس پانی پر انحصار کرتے ہیں تو وہ اپنا حق لے سکتے ہیں۔ وہ اپنے گھریلو استعمال، جانوروں

اور کھیتوں کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر یہ شخص دینے سے انکار کرے تو جبراً بھی پانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی اگر یہ پانی مذکورہ شخص کے استعمال کے بعد ضائع ہو رہا ہو تو باقی افراد کے استعمال کرنے میں کسی قسم کا حرج بھی نہیں۔ ایک تو پانی ضائع نہیں ہو گا اور اس کا بہتر استعمال بھی ہو سکے گا اور لوگوں کی ضروریات بھی پوری ہو جائیں گی۔

گھریلو استعمال ہونے والا پانی

پانی ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ ہر فرد اور گھرانے کی بنیادی ضرورت ہے۔ پانی کے استعمال میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ گھروں میں اسے مختلف مقاصد (غسل، برتن دھونے، کپڑے دھونے، مکانات کی صفائی، گاڑیوں کی صفائی وغیرہ) کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت سا پانی فضول نالیوں میں ڈال دیا جاتا ہے جو کہ بغیر کسی مقصد کو مکمل کیے ہوئے گندے نالوں میں بہہ جاتا ہے۔ یہ بات بھی اِسراف میں شامل ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

"وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْإِسْرَافِ فِي الْمَاءِ وَلَوْ كان على شاطيء الْبَحْرِ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ مَكْرُوهٌ كَرَاهَةَ تَنْزِيهٍ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا الْإِسْرَافُ حَرَامٌ[32]"

علماء کا پانی کے اِسراف کی ممانعت پر اجماع ہے، اگرچہ سمندر کے کنارے پر ہی کیوں نہ ہو، یہ (اِسراف) مکروہ تنزیہہ ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِسراف حرام ہے۔

پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ضروری ہے اس کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ مکانات اور گاڑیوں کی صفائی والے پانی کو کھیتوں یا سبزیوں کی کاشت کے لیے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ باقاعدہ پانی کو ان مقامات لے جایا جائے۔ بغیر کسی اضافی مشقت کے کھیت اور سبزیوں میں بہتری ہو گی۔ اسی طرح غسل اور برتن صفائی والے پانی کو بھی بہتر طریقے سے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی نالیاں نکال کر مختلف قسم کے پودے لگا کر ان کو پانی دیا جا سکتا ہے۔ پودوں کی پرورش بھی ہوتی رہے گی اور پانی بھی ضائع نہیں ہو گا۔

نہری پانی کا استعمال

پانی کو مختلف ذرائع سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے نہری نظام کو بھی اپنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ[33]"

اور ہم نے نہریں بنائیں جو اُن کے نیچے بہتی ہیں۔

ایک اور مقام پر پانی کی تسخیر کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ[34]"

وہ اللہ جس نے زمین اور آسمان کو تخلیق فرمایا، آسمان سے پانی نازل کیا جس سے تمہارے رزق کے لیے پھل نکالے، تمہارے لیے کشتیوں کو مسخر کیا تاکہ اُس کے حکم سے سمندروں میں چلیں اور تمہارے لیے نہروں کو مسخر کر دیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے کہ اس نے پانی کو مختلف طریقوں سے جمع کرنے کا انتظام فرما دیا۔ اگر پانی جمع نہ ہو سکتا تو استعمال بھی ناممکن ہو جاتا۔ امام قرطبیؒ لکھتے ہیں: "أي: سخر ماءها شراباً وسقياً لكم[35]" یعنی، ان (نہروں) کا پانی پینے اور سیرابی کے لیے مسخر فرما

دیا۔امام قرطبیؒ "الجامع لاحکام القرآن" میں اس کی تشریح کرتے ہیں:"يَعْنِي الْبِحَارَ الْعَذْبَةَ لِتَشْرَبُوا مِنْهَا وَتَسْقُوا وَتَزْرَعُوا، وَالْبِحَارَ الْمَالِحَةَ لِاخْتِلَافِ الْمَنَافِعِ مِنَ الْجِهَاتِ[36]" یعنی میٹھے سمندر بنائے جن سے تم پیو، سیر اب ہو اور کھیتی باڑی کرو، دیگر مختلف منافع کے لیے کھارے سمندر بھی بنائے۔اللہ تعالیٰ کا نظامِ قدرت ہے کہ اس نے کائنات میں پانی کو مسخر کر دیا۔اس کو بغیر کسی مقصد کی طرح نہ چھوڑا۔ورنہ کائنات کے نظم ونسق میں اختلاف پیدا ہو جاتا اور زندگی ناممکن ہو جاتی۔

نہروں کی صفائی کرنا اور پانی کی حفاظت

نہروں کی کھدائی اور صفائی کر کے پانی کو بہتر انداز میں استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہروں کی صفائی ستھرائی کرائے، کیوں کہ اس میں منفعت عامہ ہے اور اس کی صفائی ستھرائی کا کام بھی حکومت کی طرف ہونی چاہیے۔اس پانی کو استعمال کرنے کے لیے عام راستہ سے نکال کر اپنی ضرورت کی جگہ تک لے جایا جائے۔اور اگر عام راستہ نہ ہو تو وہ خاص راستہ جو کسی کی ملکیت ہو، اس کی اجازت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔اس صورت میں پانی ضائع بھی نہیں ہو گا اور فائدہ بھی مناسب انداز میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔اگر خاص راستہ والا فرد پانی لے جانے سے روکے تو وجوبی طور پر زبردستی پانی لے جانے کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔اس کی دلیل حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے:

"فقال عمر: والله ليمرن به ولو على بطنك، فأمره عمر أن يمر به[37]"

حضرت عمرؓ نے فرمایا! اللہ کی قسم یہ (پانی) ضرور جائے گا اگرچہ تمہارے پیٹ پر سے گزارنا پڑے، آپؓ نے اسے گزارنے کا حکم دیا۔

پانی کے مناسب استعمال کے لیے دوسرے سے لیا جاسکتا ہے۔مگر فساد فی الأرض سے بچنے اور دوسروں کو نقصان سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جانا بھی ضروری ہے۔

بارش کے پانی کا استعمال

بارش اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام ہے۔یہ زمین کی آلائشوں کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔بیماریوں سے مخلوقات کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔یہ ہر ایک کے لیے برستی ہے۔پھلوں، کھیتیوں اور دیگر اناج کے لیے انتہائی مفید ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ[38]"

اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا، پس اس سے تمہارے رزق کے لیے پھل نکالے۔

بارش کے ذریعے ہی زمین میں سرسبز وشاداب باغات، پھل اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔اگر پھل لگ جائے مگر اُس کی تیاری سے پہلے بارش نہ ہو تو اُس کے ذائقہ میں بھی فرق پڑتا ہے۔اسی طرح بے وقت کی بارش بھی فصلوں کو نقصان پہنچا دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا[39]"

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، ہم ہی ہر شئے کو نکالتے ہیں، ہم ہی اس سے سبزیاں نکالتے ہیں جس سے دانے نکلتے ہیں۔

بارش کا پانی قدرتی طور پر بھی جمع ہو جاتا ہے۔اس کا استعمال ہر فرد کر سکتا ہے۔اگر دوسرے افراد کا خیال رکھ کر استعمال کیا جائے تو ہر فرد کو اس نعمت کا مناسب فائدہ ہو سکتا ہے۔پہلے قریب والے کا حق ہوتا ہے اس کے بعد جو افراد بالترتیب دور ہیں، ان کا اس جمع شدہ پانی پر حق ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الحَرَّةِ، الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ المَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ؟ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ:أَسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ،فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ:اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ"[40]

حضرت زبیرؓ اور انصار کے ایک آدمی کا حرہ کی نالیوں میں تنازع ہو گیا، جن سے وہ کھجور کے باغات کو سیر اب کرتے تھے۔ انصاری نے کہا کہ پانی چھوڑو، مگر (حضرت زبیر) نے انکار کر دیا۔ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی بار گاہ میں پیش ہوا، آپ ﷺ نے زبیرؓ سے فرمایا! اے زبیر سیر اب کرو، پھر اپنے پڑوسی کے لیے بھی چھوڑ دو، انصاری غصہ میں ہو گیا اور کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے پھوپھی زاد کے حق میں فیصلہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ زرد ہو گیا پھر فرمایا: اے زبیر اپنے کھیت سیر اب کرو یہاں تک کہ پانی دیواروں تک پہنچ جائے۔

ڈیمز کی تعمیر:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارمدار زراعت پر ہے ملک کی اکثر آبادی زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے۔ زراعت کے شعبے کے لیے پانی کی ایک کثیر مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک پانی کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت نہ ہو بد قسمتی سے ملک پاکستان کی پانی کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت صرف تیس دن کی ہے جبکہ یہ صلاحیت ایک سو بیس دن کی ہونی چاہیے۔ اس امر کے حصول کے لیے نئے ڈیمز بنانے کی اشد ضرورت ہے مگر ملک پاکستان میں ڈیمز بنانے کا اہم مسئلہ بھی سیاست کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کل 155 ڈیم ہیں مگر صرف منگلا اور تربیلا ہی دو بڑے ڈیمز ہیں جن پر پاکستان کے آبی ذخیرے کا زیادہ تر دارومدار ہے۔ قرآن مقدس میں مختلف مقامات پر ڈیمز کا ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیمز کے ذریعے پانی کو ذخیرہ کرنے کی روایت بہت پرانی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْاكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ[41]

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا ؟ وہ ان سے زور آور زمین میں نشانات بنانے کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر تھے تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور ان کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

اکثر مفسرین علام نے یہاں اٰثارًا کی تفسیر مصانع سے کی ہے اور مصانع سے ڈیم مراد ہیں۔ ایک دوسرے مقام پر ہے:

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ[42]

تو انہوں نے شکر گزاری سے منہ پھیر لیا پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا۔

اس آیت کے تحت اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ سیلاب قوم سبا کے ڈیم ٹوٹنے کی وجہ سے آیا تھا۔ فرعون کے ڈیم بنانے کا ذکر بھی کتب میں ملتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی بہت سے ڈیمز موجود تھے۔ جن میں سد صہباء اور سد روحا اہم ہیں۔ ڈیموں کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے بھی جبل شوران کے قریب ایک ڈیم بنانے کا حکم دیا

تھا جہاں بارش کے پانی کو روک کر ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ بھی متعدد ڈیمز قناۃ، عبد اللہ بن عمرو بن عثمان ، اِسماعیل بن عبد الرحمن کا بھی ذکر ملتا ہے۔حضرت امیر معاویہ نے بھی مدینہ منورہ سے بیس میل کے فاصلے پر قبیلہ بنو سلیم کے جوار میں ایک ڈیم بنوایا تھا۔ ہجرت کے 58سال میں طائف سے چھ میل کے فاصلے پر عیاد ڈیم بنایا گیا۔اس پر نصب پتھر کی تختی میں کندہ کیے گئے کوفی خط میں لکھا تھا کہ یہ امیر المومنین عبد اللہ بن معاویہ کا ڈیم ہے۔اسے عبد اللہ بن ابراہیم نے تعمیر کیا تھا۔یہ ڈیم تن تنہا پتھروں سے بنایا گیا تھا ، اور اس کے انجینئرعبداللہ بن ابراہیم نے پتھروں اور خاص قسم کے گارے کی مدد سے اسے اس طرح تعمیر کیا تھا کہ یہ سب پتھر مل کر ایک ہی پتھر کا ٹکڑا معلوم ہوتے ہیں۔یہ یمن کا ایک معروف طریقہ ہے ، جسے قبل از اسلام کے انجینئر استعمال کرتے تھے۔یہ ڈیم ابھی بھی عمدہ حالت میں ہے اور اس دور کے طرز تعمیر کاعکاس اور اپنے بنانے والے مہندس کی صلاحیت و مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے[43]۔

ڈیمز کی اہمیت و افادیت سے عصر حاضر میں کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا اور اسلامی تعلیمات بھی یہ رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہ ڈیمز کے قیام کی بدولت ہی پانی کا ذمہ دارانہ اور بہتر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ بحث

پانی اللہ کی عظیم نعمت اور انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے، یہ پانی جہاں پیاس بجھانے اور تشنگی دور کرنے کا کام کرتا ہے اور اس سے انسان کی دیگر ضروریات پوری ہوتی ہیں،وہیں ظاہری اور حکمی نجاست دور کرنے کا بہت بڑا ذریعہ بھی ہے۔ہماری ضروریات زندگی میں پانی کی بنیادی حیثیت ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں اس کی اہمیت کو بھرپور انداز میں بیان فرمایا ہے۔اس نعمت کو ذمہ دارانہ طریقہ سے استعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔کفایت شعاری کرتے ہوئے گھریلو شجر کاری، پھل اور سبزیاں لگا کر پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔گھریلو پانی کو کسی خاص مقصد میں ضرور استعمال کرنے کی تراکیب بنائی جائیں تاکہ اس نعمت کی قدر کی جاسکے اور ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[1] القرآن الکریم 21: 30۔

[2] بیہقی،أحمد بن الحسین، شعب الإیمان،(ریاض:مکتبة الرشد،2003ء)ج10ص399،حدیث7691۔

[3] القرآن الکریم 31: 10۔

[4] القرآن الکریم 78: 14-16۔

[5] القرآن الکریم 65: 16۔

[6] القرآن الکریم 25: 48-49۔

[7] القرآن الکریم 56: 68-70۔

[8].https://www.dw.com/en/water-crisis-why-is-pakistan-running-dry/a-44110280#:~:text=%22Pakistan%20receives%20around%20145%20million,because%20we%20have%20few%20dams accessed on 30-08-2020 at 2200 hrs.

[9]. https://nation.com.pk/05-Feb-2019/water-wastage-high-in-pakistan-wb-report accessed on 30-08-2020at 2205 hrs.

[10]. Allah Ditta, Muhammad Amjad, "RESOLUTION OF AQUATIC ISSUES IN THE LIGHT OF ISLAMIC INSTRUCTIONS: A SPECIAL STUDY IN PAKISTANI PERSPECTIVE "The Scholar-Islamic Academic Research Journal6, No. 1(May31, 2020): 1–25

[11] قزوینی،أحمد بن فارس،مجمل اللغة لإبن فارس،(بیروت :مؤسسة الرساله ،1986ء)ج1ص493۔

[12] أحمد الزیات، المعجم الوسیط،(قاهره:دار الدعوة،س ن)ص427۔

[13] القرآن الکریم 33: 17۔

[14] القرآن الکریم 6: 141۔

[15] ابن کثیر،إسماعیل بن عمر،تفسیر القرآن العظیم،ج3ص312۔

[16] زحیلی،وهبه بن مصفطیٰ،التفسیر المنیر،(دمشق:دار الفکر، 1418ھ)س۱۴۱۸ھ،ج8ص184۔

[17] ابن عابدین،محمد أمین بن عمر،رد المحتار علی الدر المختار،(بیروت :دار الفکر)ج6ص759۔

[18] طحطاوی،حسن بن عمار،مراقی الفلاح،(بیروت :المکتبة العصریه)ص36۔

[19] ترمذی،محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی،(بیروت :دار الغرب،1998ء)ج1ص99،حدیث44۔

[20] مبارکپوری،محمد بن عبد الرحمن،تحفة الأحوذی،(بیروت :دارالکتب العلمیة)ج1ص130۔

[21] ایضاً۔

[22] نووی،یحییٰ بن شرف،المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج،(بیروت :دار إحیاء التراث العربی)ج3،ص106۔

[23] القرآن الکریم 26: 151۔

[24] القرآن الکریم 40: 43۔

[25] مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح،(بیروت :دار إحیاء التراث العربی،)ج1ص235،حدیث281۔

[26] أبو داؤد۔سلیمان بن أشعث،سنن أبی داؤد،(بیروت :المکتبة العصریه)ج1،ص7،حدیث25۔

[27] مسلم ، الجامع الصحیح،ج1ص235،حدیث95۔

[28] جزیری،عبد الرحمن بن محمد،الفقه علی المذاہب الاربعة،(بیروت :دار الکتب العلمیة،1424ھ)ج1ص43۔

[29] ایضاً۔

[30] ایضاً۔

[31] ابن ماجه،محمد بن یزید،سنن إبن ماجه،(بیروت :دار إحیاء الکتب العربیه)ج2ص826،حدیث2472۔

[32] نووی،یحیی بن شرف،النہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج،(بیروت :دار إحیاء التراث العربی،1392ھ)ج4ص2۔

[33] القرآن الکریم 6:6۔

[34] القرآن الکریم 14:32۔

[35] قرطبی،مکی بن أبی طالب،الہدایه الی بلوغ النہایه،(مجموعه بحوث الکتاب والسنه،1429ھ)ج5ص3819۔

[36] قرطبی،محمد بن أحمد،الجامع لأحکام القرآن،(قاہره :دار الکتب المصریه،1384ھ)ج9ص367۔

[37] زحیلی،وہبه بن مصفطفیٰ،الفقه الاسلامی و أدلته،(دمشق :دار الفکر)ج6ص4583۔

[38] القرآن الکریم 2:22۔

[39] القرآن الکریم 6: 99۔

[40] بخاری،الجامع الصحیح،حدیث۲۳۵۹۔

[41] القرآن الکریم 40: 21۔

[42] القرآن الکریم 34: 16۔

[43] Allah Ditta, Muhammad Amjad, "The Role of Muslim Welfare State in resolving the Water Issues" Al-Aʿjāz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, Vol.3 No. 2(Dec 31, 2019) : 113-135